اجلاس مجلس عاملہ وفاق المدارس العربیہ پاکستان

منعقدہ ۱۱، ۱۲ رجب ۱۴۲۲ھ، ۲۹، ۳۰ ستمبر ۲۰۰۱ء بروز ہفتہ، اتوار

بمقام مرکزی دفتر "وفاق المدارس العربیہ پاکستان" گارڈن ٹاؤن ملتان

کے اہم فیصلے

(۱) ماڈل دینی مدارس کا حکومتی منصوبہ:

حضرت مولانا محمد حنیف جالندھری صاحب، ناظم اعلیٰ وفاق نے ماڈل دینی مدارس کے حکومتی منصوبہ کی تفصیلات اراکین عاملہ کے سامنے پیش کیں اور فرمایا کہ وزارت مذہبی اُمور نے اس منصوبہ کے اعلان سے پہلے ملک کے دینی مدارس کے پانچوں "وفاق" اور بعض معروف دینی مدارس کے نمائندوں کا ایک اجلاس ۲۴ اکتوبر ۲۰۰۰ء کو اسلام آباد میں بلایا تھا جس میں وفاقی وزیر مذہبی امور ڈاکٹر محمود احمد غازی نے مجوزہ آرڈیننس کی تفصیلات سے شرکاء کو آگاہ کیا۔ اس کی جو تفاصیل ہمارے سامنے آئیں اُن سے یہ بخوبی علم ہو گیا کہ اس حکومتی منصوبہ کا مقصد مدارس دینیہ کی حریت فکر و عمل، خود مختاری و آزادی، تدین و تصلب اور خالص دینی مزاج کے مطابق تعلیم و تدریس کو ختم کرنا ہے۔ اس لیے اس منصوبہ میں شرکت کا مطلب اپنے مؤقف، ہدف بلکہ وجود سے دستبردار ہونا ہے۔ بحمد اللہ دیگر مسالک کے تمام شرکاء نے ہمارے نقطۂ نظر سے اتفاق فرمایا اور تمام ارکان نے متفقہ طور پر یہ واضح کر دیا کہ ہم ماڈل مدارس کی مجوزہ اسکیم میں قطعاً شرکت یا تعاون نہیں کریں گے۔ اس اجلاس میں علماء کرام کے اس متفقہ فیصلہ کے علی الرغم کچھ عرصہ بعد وزارت مذہبی اُمور نے ملک کے تین بڑے شہروں کراچی، سکھر اور اسلام آباد میں ماڈل دینی مدارس بنانے کا اعلان کر دیا اور ایک آرڈیننس کے تحت اُن تمام مدارس کے نظام تعلیم اور انتظامی اُمور میں مداخلت کا اختیار حاصل ہونے کا اعلان کیا، خواہ وہ ماڈل دینی مدارس کے حکومتی بورڈ سے الحاق کریں یا نہ کریں۔ یہ اعلان دراصل مدارس دینیہ کے خلاف غیر مسلموں کی ایک سازش ہے جس کا مقصد پاکستان کے مدارس دینیہ پر شب خون مارنا اور انہیں غیر موثر سرکاری اداروں میں بدلنا ہے۔ اس نازک صورت حال کے پیش نظر ہم نے فوری طور پر تنظیم المدارس العربیہ پاکستان، وفاق المدارس السّلفیہ پاکستان، وفاق المدارس الشیعہ پاکستان اور رابطہ المدارس پاکستان کے ذمہ دار حضرات سے رابطہ کیا اور ۲۷ راگست ۲۰۰۱ء بروز سوموار جامعہ اشرفیہ لاہور میں منعقدہ ایک مشترکہ اجلاس میں متفقہ طور پر یہ فیصلے کیے کہ:

(۱) "حکومت پاکستان کی جانب سے "ماڈل دینی مدارس" کے قیام اور دینی مدارس بورڈ یا کسی اور عنوان سے اس ضمن میں کیے گئے کسی اقدام کی ہم حمایت نہیں کریں گے۔ اور اس اسکیم میں نہ شرکت کریں گے اور نہ اس مجوزہ نظام میں کسی قسم کا تعاون کریں گے۔

(۲) ہم دینی مدارس اور جامعات کی آزادی اور خود مختاری کا ہر قیمت پر تحفظ کریں گے۔ چاہے وہ مالی خود مختاری ہو یا نظام تعلیم کی، نصاب مدارس دینیہ ہو یا انتظام مدارس دینیہ، ان میں سے کسی بھی قسم کی دخل اندازی چاہے وہ براہ راست ہو یا بالواسطہ، اُسے مسترد کرتے ہیں۔

(۳) اگر کسی بھی اقدام، قانونی، انتظامی حکم نامے کے اجراء یا دستوری ترمیم کے ذریعہ ان اداروں کو بالواسطہ یا بلاواسطہ نقصان پہنچنے کا

حضرت ناظم اعلیٰ صاحب نے فرمایا کہ ہم ان شاء اللہ آپ سب کے تعاون واتفاق کے ساتھ اپنے فرائض انجام دیتے رہیں گے۔

اس کے بعد مجلس عاملہ کے ارکان نے ماڈل دینی مدارس کے منصوبہ کے سلسلہ میں درج ذیل فیصلے متفقہ طور پر کیے:

(۱) وفاق المدارس العربیہ سے ملحق کوئی مدرسہ اگر سرکاری بورڈ کے ساتھ الحاق کرے گا یا الحاق کے لیے درخواست دے گا تو اس کا وفاق سے الحاق ختم کر دیا جائے گا۔

(۲) وفاق سے ملحق مدارس کی کوئی ذمہ دار شخصیت اگر سرکاری بورڈ کی رکنیت قبول کرے تو اس کے مدرسہ کا الحاق بھی وفاق سے ختم کر دیا جائے گا۔ الا یہ کہ وہ مدرسہ اس شخصیت کو مدرسہ کی ذمہ داریوں سے سبکدوش کر دے۔

(۳) رائے عامہ کو ہمنوا بنانے اور صورت حال سے مطلع کرنے کے لیے ایک پمفلٹ مرتب کیا جائے جس میں ماڈل دینی مدارس کے مجوزہ حکومتی منصوبہ کی تفصیل کے ساتھ ”وفاق“ کا موقف اور اس کی وجوہ بھی بیان کی جائیں۔ سرکاری منصوبہ کے دینی و ملی نقصان کی وضاحت کی جائے، نیز دینی مدارس کی ملی قومی اور مذہبی خدمات کا جامع تعارف شامل کیا جائے اور بہتر ہوگا کہ یہ وفاق کے سہ ماہی ترجمان ”وفاق المدارس“ میں شائع کر دیا جائے۔

(۴) تمام مدارس دینیہ سے استدعا کی گئی کہ وہ اپنے اجتماعات سے مدارس دینیہ کی خدمات اور سرکاری منصوبوں کی تفصیلات سے عامۃ الناس کو آگاہ فرمائیں اور ان کی ذہن سازی فرمائیں۔

(۵) مدارس دینیہ کی خدمات کو اُجاگر کرنے کے لیے مجلس عمومی کے تمام مدارس کا ملک گیر اجتماع ”عظمت مدارس دینیہ کنونشن“ کے نام سے ۲۸ شوال ۱۴۲۲ھ، ۱۳ جنوری ۲۰۰۲ء کو اسلام آباد میں منعقد کیا جائے اور اسے کامیاب و بھرپور بنانے کے لیے تمام مدارس مکمل تعاون فرمائیں۔ اس کنونشن کے انعقاد کے لیے ایک کمیٹی تشکیل دی گئی ہے جس کے ارکان درج ذیل ہوں گے:

۱۔ حضرت مولانا قاضی عبدالرشید صاحب	(کنوینر)
۲۔ حضرت مولانا انوارالحق صاحب	(اکوڑہ خٹک)
۳۔ حضرت مولانا مفتی کفایت اللہ صاحب	(مانسہرہ)
۴۔ حضرت مولانا حافظ حسین احمد صاحب	(مردان)
۵۔ حضرت مولانا اشرف علی صاحب	(راولپنڈی)
۶۔ حضرت مولانا ظہور احمد علوی	(اسلام آباد)

”موجودہ حالات کے تیزی کے ساتھ بدلنے کی وجہ سے مذکورہ تاریخ کو تبدیل کر دیا گیا، نئی تاریخ کا اعلان شمارہ ھذا کے صفحہ ۱۲ پر پڑھیں۔“

(۶) مدارس دینیہ سے یہ استدعا بھی کی گئی ہے کہ سہ ماہی ”وفاق المدارس“ وفاق المدارس العربیہ کا ترجمان اور نمائندہ جریدہ ہے اس کے مطالعہ کے علاوہ اس کے تمام شمارے ریکارڈ میں محفوظ رکھے جائیں۔ مجلس عاملہ نے تجویز کیا کہ اس اعلان کو پرچہ میں نمایاں طور پر شائع کیا جائے۔

(۲) سرکاری ایجنسیوں کی طرف سے مدارس کے بارے میں معلومات حاصل کرنا:

بسا اوقات مختلف ایجنسیاں اور خفیہ پولیس کے آدمی مدارس میں معلومات حاصل کرنے کے لیے آتے ہیں جس کے بارے میں فیصلہ کیا گیا کہ جو کوائف مدارس از خود شائع کرتے رہتے ہیں وہ بتانے میں کوئی حرج نہیں اور جن باتوں کا افشاء کرنا مناسب نہیں اگر وہ بھی

پوچھی جائیں تو انہیں ارباب وفاق سے رابطہ کرنے کے لیے کہا جائے۔

(۳) دستوری ترامیم:

"وفاق المدارس" کے دستور میں مجلس عاملہ و شوریٰ نے بعض ترامیم کی منظوری دی۔ مکمل دستور آئندہ رسالہ میں شائع کر دیا جائے گا۔

(۴) جامعہ اسلامیہ کلفٹن کراچی کے الحاق کی بحالی:

جامعہ اسلامیہ کلفٹن کراچی کا وفاق المدارس العربیہ پاکستان سے الحاق بحال کرنے کی منظوری دی گئی۔

(۵) مدرسہ اشاعت العلوم چشتیاں ضلع بہاولنگر کے الحاق کی منسوخی:

مدرسہ عربیہ اشاعت العلوم چشتیاں کے حضرات کا "تنظیم فکر ولی اللٰہی" سے وابستہ ہونے کی بنا پر وفاق سے الحاق فوری طور پر ختم کرنے کا فیصلہ کیا گیا۔

(۶) قدیم فضلاء کے لیے وفاق کے امتحان کی رعایت:

قدیم فضلاء کو اپنے مدرسے کی سند کی بنیاد پر "وفاق" کے امتحان میں شرکت کی سہولت شعبان ۱۴۲۳ھ سے ختم کرنے کا فیصلہ کیا گیا۔

(۷) غیر ملکی طلباء کا داخلہ برائے امتحانات:

غیر ملکی طلباء کسی بھی درجہ میں براہ راست تحتانی سند کے بغیر داخلہ نہیں لے سکیں گے۔ البتہ ان کے پاس وفاق کی تحتانی سند کا ہونا ضروری نہیں۔ تاہم وہ اپنی غیر ملکی سند کی بنیاد پر داخلہ کی درخواست دے سکیں گے جن کے درجے کا فیصلہ معادلہ کمیٹی ان کی غیر ملکی اسناد کی روشنی میں کرے گی۔ نیز ہر وہ طالب علم غیر ملکی شمار ہوگا جس کے پاس پاکستان سے باہر کسی تعلیمی ادارے کی باضابطہ سند موجود ہوگی۔

(۸) نصاب میں ترمیم کا مسئلہ:

نصاب کمیٹی کی جانب سے پیش کردہ "بنین و بنات" کے نصاب میں ضروری ترامیم کی تجاویز حتمی رائے کے ساتھ حضرت صدر الوفاق نے اجلاس میں پیش کرنا تھیں جو ابھی زیر غور ہیں ان پر فیصلہ کیا گیا کہ:۔

(الف) بنین کا مجوزہ ترمیمی نصاب جلد از جلد مجلس عاملہ کو پیش کیا جائے۔

(ب) بنات کا نہ صرف نصاب بلکہ نظام تعلیم بھی بعض ترامیم کا متقاضی ہے چونکہ یہ ایک اہم مسئلہ ہے اس لیے اس پر مستقل غور عاملہ کے آئندہ اجلاس تک موقوف کیا جاتا ہے۔

(ج) درجہ تحفیظ کے امتحانات میں بعض اصلاحات ناگزیر ہیں ان پر بھی آئندہ اجلاس میں غور ہوگا۔

(۹) سال ۱۴۲۳ھ سے امتحانی فیسوں میں اضافہ:

سال ۱۴۲۳ھ سے امتحانی فیسوں میں دس فیصد اضافہ کی منظوری دی گئی۔

مدارس کی تمام تنظیموں کا "دفاعِ مدارس" کی جنگ لڑنے کا اعلان

ملک بھر کے تمام مکاتب فکر کے دینی مدارس کی تنظیموں نے اپنے مشترکہ اجلاس میں فیصلہ کیا ہے کہ مدارس دینیہ کی آزادی اور خود مختاری کا ہر قیمت پر دفاع کیا جائے گا اور کسی بھی قسم کی حکومتی مداخلت کو برداشت نہیں کیا جائے گا۔ اجلاس میں چاروں صوبائی دارالحکومتوں میں کنونشنوں کے انعقاد کا بھی اعلان کیا گیا۔ اجلاس میں وفاق المدارس العربیہ کے صدر حضرت مولانا سلیم اللہ خان، ناظم اعلیٰ مولانا قاری محمد حنیف جالندھری، رابطۃ المدارس الاسلامیہ پاکستان کے ناظم اعلیٰ مولانا عبدالمالک، مولانا فتح محمد مہتمم جامعہ مرکز علوم اسلامیہ، تنظیم المدارس پاکستان کے صدر مفتی عبدالقیوم ہزاروی، ناظم اعلیٰ مولانا ڈاکٹر سرفراز نعیمی، وفاق المدارس الشیعہ کے سیکرٹری جنرل محمد عباس نقوی اور محمد افضل حیدری، وفاق المدارس السلفیہ کے ناظم اعلیٰ مولانا محمد یونس اور جامعہ اشرفیہ کے نائب مہتمم مولانا حافظ فضل الرحیم نے شرکت کی۔ اجلاس کی صدارت رابطۃ المدارس الاسلامیہ پاکستان کے صدر مولانا عبدالمالک نے کی۔ اتحاد تنظیمات مدارس دینیہ پاکستان کے رابطہ سیکرٹری مولانا قاری محمد حنیف جالندھری نے افتتاحی خطاب میں دینی مدارس کے خلاف متحدہ جدوجہد کی ضرورت پر زور دیا اور مدارس کے سلسلے میں سرکاری حلقوں کی جانب سے مجوزہ اقدامات پر تنقید کی۔ اجلاس سے حضرت مولانا سلیم اللہ خان صاحب، مولانا مفتی عبدالقیوم ہزاروی صاحب، مولانا ڈاکٹر سرفراز نعیمی صاحب، مولانا عبدالمالک صاحب، عباس نقوی صاحب اور مولانا محمد یونس صاحب نے بھی خطاب کیا۔ شرکاء نے اس موقف کا اعادہ کیا کہ مدارس اپنے عظیم ماضی کی شاندار روایات کو برقرار رکھتے ہوئے ہمت واستقامت کے ساتھ دین حنیف کی ترویج اور ملک وملت کی تعمیر میں اپنا سفر جاری رکھیں گے اور اس کی راہ میں ہر قسم کی اندرونی اور بیرونی سازشوں کا ڈٹ کر مقابلہ کیا جائے گا۔ اجلاس میں فیصلے کیے گئے کہ مدارس دینیہ کی آزادی، خودمختاری کا ہر قیمت پر دفاع کیا جائے گا اور کسی بھی قسم کی حکومتی مداخلت ہرگز برداشت نہیں کی جائے گی۔ مختلف حلقوں کی جانب سے مدارس دینیہ پر لگائے جانے والے بے بنیاد الزامات مخصوص اہداف حاصل کرنے کے لیے غیر ملکی اسلام دشمن قوتوں کے ایجنڈے کا حصہ ہیں جن کو کلی طور پر رد کیا جاتا ہے اور اس لب ولہجہ کی سخت مذمت کی جاتی ہے۔ حکومتی حلقوں کی جانب سے کیے جانے والے گمراہ کن اور بے بنیاد پروپیگنڈے کے جواب میں حقائق کو واضح کرنے، رائے عامہ کو دینی مدارس کی عظمت سے آگاہ کرنے اور دینی اداروں کی گراں قدر خدمات کو اجاگر کرنے کے لیے پورے ملک میں صوبائی دارالحکومتوں میں صوبائی کنونشن اور مرکزی سطح پر اسلام آباد میں تحفظ عظمت مدارس کنونشن منعقد کیے جائیں گے۔ اجلاس میں فیصلہ کیا گیا کہ پہلا صوبائی کنونشن جامعہ نعیمیہ لاہور میں ۶ جنوری کو، دوسرا صوبائی کنونشن بنوری ٹاؤن کراچی میں ۲۰ جنوری کو، تیسرا صوبائی کنونشن جامع مسجد درویش پشاور میں ۳ فروری کو منعقد ہوگا۔ جبکہ مرکزی کنونشن ۱۰ فروری کو اسلام آباد میں منعقد ہوگا جس میں تمام مکاتب فکر کے ہزاروں مدارس دینیہ کے لاکھوں علماء کرام، طلبا اور ملت کے نمائندہ وفود شریک ہوں گے۔ ان اجتماعات کے انتظامات کے لیے پانچوں تنظیموں کے ناظمین اعلیٰ پر مشتمل کنونشن کمیٹی تشکیل دی جائے گی۔ اجلاس میں طے کیا گیا کہ تمام شعبہ ہائے حیات سے متعلق افراد سے رابطہ کر کے انہیں دینی مدارس کے خلاف ہونے والی عالمی سازش سے آگاہ کیا جائے گا اور دینی مدارس کے خلاف اس گھناؤنی سازش کو ناکام کرنے کے لیے پوری امت کو بیدار کیا جائے گا۔